ڈاکٹر محمد تقی علی عابدی، لکھنؤ

جشن غدیر

(منظر فیچر)

آوازیں: لبیک اللّٰھم لبیک لاشریک لک .... لبیک لبیک
لبیک
لبیک لبیک

ترنم: حج سے فارغ ہوئے محبوب خدا قبلۂ دیں — اور مدینہ کو چلے چھوڑ کے مکہ کی زمیں
ناگہاں رہ میں حاضر ہوئے جبریل امیں — بولے یہ حکم الٰہی ہے ٹھہر جاؤ یہیں
ہے مشیت یہی تکمیل رسالت کردو
مجمع عام میں اعلان خلافت کردو

تحت: عرض کی اے خالق ہر دوسرا — چشم و سر پہ ہے مرے فرماں ترا
سب ترا ارشاد لاؤں گا بجا — دشمنوں کا ہے مگر کھٹکا ذرا
فکر جو اعدا نے کی ہے یکدگر — تونے خود دی ہے مجھے اس کی خبر

آواز: یا ایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من ربک ....

تحت: ودیعت کیجئے اب سارے اسرار الٰہیہ — علیؑ کو جو کہ ہے دونوں جہاں میں آپ کا بھائی
بفرمان الٰہی کیجئے تبلیغ ان سب کی — علیؑ کے باب میں جو کچھ خبر ہے آپ نے پائی
نہ کی تعمیل گر اس حکم کی اے خاصۂ داور — رسالت آپ نے پھر حق تعالٰی کی نہ پہونچائی
اگر کچھ دل میں ہے خوف و خطر اشرار امت کا — خدا رکھے گا محفوظ ان سے کیجئے محفل آرائی

ترنم: اللہ کی رحمت سے یہ کیا دیکھ رہے ہیں — ہم نور محمدؐ کی ضیا دیکھ رہے ہیں
وہ آخری حج اور وہ میدان غدیری — ہم آیۂ بلغ کی ادا دیکھ رہے ہیں

آواز: اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر

ترنم: ایمان کے عروج سفر کا دن ہے آج — اسلام کے حسین مقدر کا دن ہے آج

اتمام لطف و نعمت یزداں کا روز ہے — اظہار شادمانی دور کا دن ہے آج

تحت: محبت کا روز ہے یہ مسرت کا روز ہے — اکمال دین و طاعت و نعمت کا روز ہے

عادل کمال دین محمدؐ ہوا ہے آج — مولا علی کے جشن خلافت کا روز ہے

آواز: اشہد ان محمد ارسول اللہ ....

آواز: اشہد ان مولانا علیا حجۃ اللہ ....

ترنم: ہو مبارک آج پھر ہم سب ملانے آئے ہیں
چہاردہ صد سالہ جشن یادگار مرتضیٰ

تحت: مہ ذی الحجہ کی اٹھارھویں تاریخ تھی جس دن — غدیر خم کے اس اجڑے ہوئے بن میں بہار آئی
غدیر خم کی قسمت کا ستارا دفعتاً چمکا — بنا ہر ایک ذرہ آفتاب چرخ پیمائی
ندا دو جا کے دور افتادگان حد منزل کو — کہ ہے منظور ہم کو اس جگہ پر سب کی یکجائی
جہاں ہی نافذ ہوا فرمان حضرتؐ کا بلال اٹھے — صدا حی علی خیر العمل کی سب میں پہونچائی

آواز: حی علی خیر العمل ۔ حی علی خیر العمل ...

تحت: سنو وہ خیر العمل کا ڈنکا مجسم سرکار بج رہا ہے — غدیر خم میں ہے جشن شاہی خلافت مرتضیٰ علیؑ کا

ترنم: بہ فیض آیۂ بلغ ہے آبادی بیاباں میں — ہوا لاکھوں کا مجمع یہ کشش ہے وحی یزداں میں

تحت: میدان خم میں آن کے پہونچا جو کارواں — تھی دوپہر قریب تمازت تھی الاماں
لو لیں چل رہی تھی کہ جلتے تھے استخواں — صحرا میں تھا ابھی سے بپا حشر کا سماں
آتی تھی چار سمت نظر تا حد نگاہ
بس جھاڑیاں جلی ہوئیں جھلسی ہوئی گیاہ

ترنم: حکم ہوتے ہی کجاووں کا وہیں منبر بنا — زینت منبر ہوئے فوراً شہ ختمی مآب
الست اولیٰ بکم کو سن کر بلا کا غل تھا کہ سنو محشر — زرا بھی ہوتا ہے جسے تامل وہ ہوتا منکر پیمبری کا

تحت: پس از ثنائے خدائے یکتا ہوا کہ پھر یہ شاہ بطحا — **تمہیں ہوں کیا میں تمہارا مولا جواب دو سوچ کرکی کا**
الست اولیٰ بکم کو بیٹن کربلا کا غل تھا کہ شور محشر — زرا بھی ہوتا جسے تامل وہ ہوتا منکر پیمبری کا

ترنم: کیا اقرار یہ سب نے کہ اے شاہنشاہ دیں — آپ کے فضل و شرف کا کسے اقرار نہیں
آپ ہیں ختم رسل رحمت عالم کے امیں — آپ کے در پہ ملائک بھی جھکاتے ہیں جبیں
منحرف آپ سے ہو صاحب ایمان نہیں
اس میں جو شک کرے کافر ہے مسلمان نہیں

تحت: لیا پھر آپ نے دست ید اللہ لا کے منبر تک — کہا دیکھو امامت ہے اسی بندہ پہ شیدائی
یہ کہہ کر پھر دکھایا وصل امامت اور نبوت کا — فقط اتمام حجت تھی یہ تقریب شناسائی

آواز: و وصی رسول اللہ و خلیفہ بلافصل ...

تحت: دے کر دعا یہ کہنے لگے سرورِ زماں — سن لو بگوش دل کہ نہ ہو اور کچھ گماں
کرتا ہوں صاف تم سے یہ حکم خدا بیاں — حیدرؑ کو حق نے کر دیا مولائے دوجہاں

پھر ان کو یوں بلند کیا سوئے آسماں
کہ ہو گئی سپیدئ زیر بغل عیاں

فرمایا پھر کہ دیکھ لو پہچان لو انھیں — حیدرؑ ہی وصی ہیں مرے جان لو انھیں
حکم خدا یہی ہے ولی مان لو انھیں — پھر کہہ رہا ہوں دیکھ لو پہچان لو انھیں

مولا ہوں جس کا میں یہی سب لوگ جان لو
مولا ہیں اس کے حیدرؑ کرار مان لو

آواز: من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ

جو نہ بھولے گا کبھی وہ واقعہ دیکھا گیا — ہم بتائیں گے غدیر خم میں کیا دیکھا گیا
ایک تپتی دوپہر میں حاجیوں کے درمیاں — دست مرسلؐ پر علیؑ مولا بنا دیکھا گیا
نیم مخفی راز من کنت کا پیمانہ بھی ہے — دشمنوں کو زہر بھی ہے جان مے خانہ بھی ہے

تحت: و آل من و الاہ بھی ہے عاد من عاداہ بھی — کیوں نہ ہو محفل میں اپنا بھی ہے بیگانہ بھی ہے
بعد اتممت علیکم شان من کنت بھی دیکھ — جیسا بنتا ہے اسی بخ بخ کا پیمانہ بھی ہے

آواز: الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ......

ترنم: آیۂ اتمام نعمت آیۂ بلغ کے بعد — اللہ اللہ اس قدر توسیع دامان غدیر
یہ بخ بخ کہہ کے آگے بڑھنے والا کون ہے آخر — یہ کچھ تہذیب سے ناآشنا معلوم ہوتا ہے

ترنم: منہ سے بخ بخ کہہ رہے تھے دل مسوسے تھے کھڑے — تھے جو اس محفل میں پنہاں چند شیطان غدیر

تحت: سن کے یہ غل تھا مبارک مومن کے تم مولا ہے — شور تھا بخ بخ لک بخ بخ لک یا بوتراب
اک منافق نے مدینہ میں سنی جب یہ خبر — آتش بغض و حسد سے ہو گیا جل کر کباب
طیش میں آ کر لگا کہنے رسولؐ اللہ سے — آپ کا اسلام سے مطلب یہی تھا کیوں جناب
پہلے تو اقرار وحدانیت حق کا لیا — پھر کہا میں اس کا پیغمبرؐ ہوں اور حق مآب
کیا ابھی تک دل نہیں ٹھنڈا ہوا تھا آپ کا — جو خلافت کا علیؑ کی کر دیا نازل عذاب
جو کیا اچھا کیا اب مختصر فرمائیے — یہ خدا کا حکم ہے یا اس کے موجد ہیں جناب

آپ نے فرمایا حکم حق تھا جو میں نے کیا — سنتے ہی یہ اور بھی کھانے لگا وہ پیچ و تاب
کر کے رخ سوئے فلک کہنے لگا سن اے خدا — گر یہ تیرا حکم ہے تو مجھ پہ نازل کر عذاب
سر پہ اک پتھر گرا سیدھا در آیا خاک میں — دم کے دم میں داخل دوزخ ہوا خانہ خراب

ترنم: تیری ولا نہیں ہے تو ایماں خیال خام — کلمہ میں تیرا نام نہیں تو ناتمام
تیری ولا بغیر عبادت میں ہے کلام — سب کچھ ہے ایک تیری ولا اور والسلام
قرآن کیا ہے؟ تیری فضیلت ہے اور کیا
ایمان کیا ہے؟ تیری محبت ہے اور کیا

تحت: علیؑ میرا ک سے اعلیٰ ہیں اگر ایمان سے پوچھو — یہ دنیا کے شرف ہیں سورۂ رحمان سے پوچھو
امیر المومنین کیا چیز ہیں قرآن سے پوچھو — مسلمانوں! اطیعوا اللہ کے فرمان سے پوچھو
خدا و مصطفےٰ کی طرح فرض ان کی اطاعت ہے

ترنم: لکھے ہوں ماتھے پہ میرے یہی حروف جلی — علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ
علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ
علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ